© rasailojaraid.com

ما اظن یغنی ذالک شیئاً" میں نہیں سمجھتا کہ اس کا کوئی فائدہ ہے"؛ لعلکم لو لم تفعلوا کان خیراً" اگر تم ایسا نہ کرو تو شاید اچھا ہو" لوگوں سے سنا تو ایسا کرنا چھوڑ دیا۔ مگر اس سال پھل اچھا نہ آیا اس پر آپ نے فرمایا ان کان ینفعکم ذالک فلیصنعوہ فانی انما ظننت ظناً فلا تواخذونی بالظن ولکن اذا حدثتکم عن اللہ شیئاً فخذوا بہ : فانی لم اکذب علی اللہ " اگر لوگوں کو یہ کام نفع دیتا ہے تو وہ ضرور اسے کریں۔ میں نے تو ظن کی بنا پر ایک بات کہی تھی تم ظن پر مجھ سے مواخذہ نہ کرو۔ البتہ جب میں اللہ کی طرف سے کوئی بات تم سے کہوں تو اسے لے لو کیونکہ میں اللہ پر کبھی جھوٹ نہیں بولا ہوں" یہ اللہ کے رسول کی اپنی تصریح ہے، اور اوپر اللہ تعالیٰ کی تصریح بھی آپ دیکھ چکے ہیں۔ اب آپ خود فیصلہ فرمائیں کہ آپ کا نظریہ صحیح ہے یا اللہ اور اس کے رسول کا بیان؟

طلاق قبل از نکاح

سوال:- میرے ایک غیر شادی شدہ دوست نے کسی وقتی جذبے کے تحت ایک مرتبہ یہ کہہ دیا تھا کہ "اگر میں کسی عورت سے بھی شادی کروں تو اس پر تین طلاق ہے" اب وہ اپنے اس قول پر سخت نادم ہے اور چاہتا ہے کہ شادی کرے۔ علماء یہ کہتے ہیں کہ جونہی وہ شادی کرے گا عورت پر طلاق واقع ہو جائے گی، اس لیے عمر بھر اب شادی کی کوشش کرنا اس کے لیے ایک بیکار اور عبث فعل ہے۔

براہ کرم بتائیں کہ اس مصیبت خیز الجھن سے نکلنے کا کوئی رستہ ہے یا نہیں۔

جواب:- بلاشبہ فقہائے حنفیہ کی رائے یہی ہے کہ ایسی صورت میں جس عورت سے اس کا نکاح ہوگا اس پر طلاق وارد ہو جائے گی۔ لیکن تمام ائمہ و فقہاء کا اس بارے میں اتفاق نہیں ہے۔ امام شافعی اور امام احمد ابن حنبل کی رائے یہ ہے کہ طلاق کا حق نکاح کے بعد پیدا ہوتا ہے نہ کہ نکاح سے پہلے۔ اگر کسی شخص نے یہ کہا ہو کہ وہ آئندہ جس عورت سے بھی نکاح کرے اس کو طلاق ہے تو یہ ایک لغو اور غیر موثر بات ہے۔ اس سے کوئی قانونی حکم ثابت نہیں ہوتا۔ یہی رائے حضرت علیؓ، حضرت معاذ بن جبل، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت ابن عباسؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی منقول ہے، اور اس رائے کی تائید اس

© rasailojaraid.com